© rasailojaraid.com

آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے

قاسم محی الدین بنگیال

ذوالکفل بخاری میرے قریبی دوستوں میں سے ایک تھے۔ ان کی وفات کے بعد بھی ان کی محفلیں بہت یاد آتی ہیں۔ ان سے میرا تعارف ۱۹۹۱ء میں میجر سعید صاحب کے کلینک میں ہوا تھا۔ پھر یہ تعلق روز بروز بڑھتا ہی چلا گیا۔ شاہ صاحب کا جب بھی پی۔ ٹی۔ سی۔ ایل پر فون آتا تو میرے والد صاحب کہتے کہ مشکل نام والے کا فون آیا ہے۔ وہ بھی ان سے بڑی محبت سے باتیں کرتے تھے۔ اس سے اندازہ لگائیں کہ ان کو میرے والد سے کتنا اُنس تھا۔

۱۹۹۷ء میں میری شادی پر ملتان سے بارات کے ساتھ دریا خان بھی گئے اور راستے میں ہم ان کی دلچسپ اور مزاحیہ باتوں سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ وہ سارے دوست جنھوں نے بارات میں شرکت کی، آج بھی فون پر مجھ سے تعزیت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ ایک بہت اچھے دوست سے محروم ہوگئے ہیں۔ دوست بھی کیسا جو ایک بھائی جیسا شفیق تھا۔ ۲۰۰۶ء میں، میں اور میری اہلیہ حج پر گئے تو وہ بہت اچھے میزبان ثابت ہوئے کیونکہ ان دنوں وہ مکہ میں تھے۔ حج سے چند دن پہلے میری اہلیہ کی طبیعت خراب ہوگئی تھی تو ذوالکفل دوا لے کر آئے اور ان کو حوصلہ بھی دیا۔ مسلسل ہماری دیکھ بھال کرتے رہے۔ منیٰ میں، میں نے اور میرے دوستوں نے ان سے بہت ساری دینی معلومات حاصل کیں۔ وہ بڑے اچھے رہنما ثابت ہوئے۔ ذوالکفل بخاری بہت صالح انسان اور مخلص دوست تھے۔ دیانت، شرافت اور علم اُن کی پہچان تھی۔

آخری دفعہ جب وہ پاکستان آئے تو میں ان سے ملاقات کے لیے گیا اور ان سے کہا کہ میں اپنے گاؤں دریا خان (بھکر) میں کچھ رفاہی کام کر رہا ہوں تو انھوں نے میری حوصلہ افزائی کی، بہت اعلیٰ مشورے دیے اور تعارف کے لیے دو اشتہارات بھی لکھ کر دیے۔

وہ ہمارے گھر کے فرد کی طرح تھے۔ ان کی میرے بچوں سے خوب گپ شپ ہوتی تھی۔ بچے انھیں یاد کرتے ہیں۔ ہمارے گھر میں ان کا اکثر ذکر رہتا ہے۔ آج وہ ہمارے درمیان نہیں ہیں مگر ان کی یادیں اسی طرح تازہ ہیں۔ نیک اور اچھے لوگوں کی طرح وہ ہمیشہ ہمارے دلوں میں رہیں گے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

زندگانی تھی تیری مہتاب سے تابندہ تر
خوب تر تھا صبح کے تارے سے بھی تیرا سفر

© rasailojaraid.com